بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنکھیں جو کھلیں نیند سے لگے لالیاں لینے
جاناں جنون کیوں ہے آئینہ دیکھ کر؟

آئینہ نجدیت

تالیف:
حضرت علامہ مفتی محمد اقبال صاحب سعیدی رضوی

ناشر: انجمن طلباء اہلسنت
کتب خانہ رضویہ
جلال پور پیروالا
ضلع ملتان

40213

کتاب ——— آئینۂ نجدیّت

تالیف ——— مفتی محمد اقبال سعیدی رضوی

کتابت (جزوی) ——— حافظ محمد سراج سعیدی

صفحات ——— ۲۴

طباعت (بار اوّل) ——— رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ / مئی ۱۹۸۷ء

مطبع ——— لیاقت آصف پرنٹرز، لاہور

تعداد ——— ۱۰۰۰

ناشر ——— انجمن طلباءِ اہلِ سُنّت پاکستان

قیمت ——— ۳/- روپے

ملنے کے پتے :———

۱: کُتب خانہ رضویہ، جلال پور پیروالا : ضلع مُلتان

۲: سیّد اکادمی ۲/۳۴ سوڈیوال کالونی، مُلتان روڈ، لاہور - ۲۵

حرفِ مقصد

سیدِ عالم، خاتم النبیین "اللہ تعالیٰ علام الغیوب" کے نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد
فرمایا: "اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت
فرما!" کچھ لوگوں نے عرض کی اور ہمارے "نجد" کے لئے برکت کی دُعاء کریں. حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نے دوبارہ اُسی طرح "شام" اور "یمن" ہی کے لئے دُعاء فرمائی. اُن لوگوں نے دوبارہ عرض کی یا رسُول اللہ!
اور ہمارے "نجد" میں بھی برکت کی دُعاء فرمائیں. تیسری بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہاں "زلزلے
اور فتنے" ہوں گے اور وہیں "شیطان کا گروہ" ظاہر ہوگا. (حوالہ ملاحظہ ہو) حدثنا علی
بن عبداللہ قال حدثنا أزهر بن سعد عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال ذکر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا، قالوا: وفی نجدنا قال اللّٰھم
بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فاظنه قال فی الثالثة هناك
الزلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطان | (ثر: صحیح بخاری: ج: ۲، ص: ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، طبع اصح المطابع کراچی)

ہر مُسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ کا نبی جو پیشین گوئی فرماتا ہے وہ اللہ کی وحی ہوتی ہے. زمین و آسمان کا نظام
درہم برہم ہو سکتا ہے مگر وحیِ الٰہی کا فرمایا ہوا ایک بال برابر بھی غلط نہیں ہو سکتا. لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ
وبارک وسلم کے فرمانے کے مطابق ہوا. مختلف فرقوں کے امام مختلف جگہوں میں پیدا ہوئے مگر ایک سب ایسا بھی ہے
جس کا "امام" مدینہ شریف سے ٹھیک مشرق کی سمت خطّۂ "نجد" کے علاقہ میں پیدا ہوا، پلا، بڑھا، اور پھر
اسی سرزمین "نجد" ہی میں دفن ہوگیا.

(ملاحظہ ہو: مرکزی سرپرست جمعیت اہلحدیث پاکستان بدیع الدین شاہ عُرف "پیر جھنڈا" کا بیان)

تبیانات امام الدعوۃ

شیخ الاسلام والمسلمین، علم العلماء الربانیین، امام الدعوۃ السلفیۃ، امام السنۃ النبویۃ، قامع البدعۃ الشنیعۃ، الصابر فی المحنۃ، الشاہر علی العبادۃ، احد مجددی العصر، محدث زمن، فقیہ دوراں، محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن علی بن محمد بن احمد بن راشد بن برید بن مشرف بن عمر بن معضاد بن ریس بن زاخر بن محمد بن علوی بن وہیب تمیمی ہیں، یہ نسبت نجد کے ایک قبیلہ کی طرف ہے۔

(فوٹوسٹیٹ: مقدمہ قرۃ عیون الموحدین: ص: ۱۳، طبع لاہور، از: سرپرست اہلحدیث "پیر جھنڈا")

آیاتِ الٰہیہ میں سے ایک امر یہ بھی ہے کہ "نجدی نظریہ" کے وہ لوگ جو بعض سیاسی وجوہ کی بناء پر بظاہر "نجدی تحریک" سے اپنے آپ کو علیحدہ مسلک قرار دیتے تھے، انہیں دستاویزی طور پر "نجدی عقائد" سے اپنے متفق ہونے کا اعتراف کرنا ہی پڑا۔ "دیوبندی علماء کے سرخیل" علامہ رشید احمد گنگوہی صاحب کا ارشاد ملاحظہ ہو:

وہابی کا عقیدہ

سوال ۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب ۔ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے اُن میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کا ہے۔

(فوٹوسٹیٹ: فتاوٰی رشیدیہ ص: ۵۵۱، طبع سعید ایچ ایم کراچی)

"نجدی فرقے" کی متعدد شاخوں (اہلحدیث ثنائی، غزنوی، وحیدی، بھوپالی، تیموی، دیوبندی، غلام خانی، مودودی، اثری، سلفی، توحیدی، وہابی، مسعودی) کے لوگ بالعموم بلاواسطہ یا بالواسطہ یہ اعتراف کر بھی لیتے ہیں کہ ان مختلف ناموں کے باوجود وہ بہرحال "نجدی تحریک" ہی سے وابستہ

ہیں، لیکن اس طبقے کی صرف ایک جماعت ایسی ہے جو "نجدی تحریک" اور اس سے متعلق لوگوں سے اپنے تعلق کو چھپاتی پھرتی ہے۔ اس کو دیوبند کی "تبلیغی جماعت" کے پُرکشش نام سے معروف کرایا گیا ہے۔ آئیے اس تبلیغی جماعت کے پہلے بانی جناب "مولوی محمد الیاس صاحب" سے آپ کا تعارف کراتے ہیں:

مولانا گنگوہیؒ سے بیعت و تعلق | مولانا گنگوہیؒ بالعموم بچوں اور طالب علموں سے بیعت نہیں کرتے تھے، فراغت و تکمیل کے بعد اس کی اجازت ہوتی تھی، مگر مولانا الیاس صاحبؒ کے غیر معمولی حالات کی بناء پر ان کی خواہش و درخواست پر بیعت کر لیا۔ مولانا کی فطرت میں شروع سے محبت کی چنگاری تھی۔ آپ کو حضرت مولانا گنگوہیؒ صاحبؒ سے ایسا قلبی تعلق پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کے بغیر تسکین نہ ہوتی تھی، فرماتے تھے کہ: کبھی کبھی رات کو اُٹھ کر صرف چہرہ دیکھنے کے لئے جاتا، زیارت کر کے واپس آکر سو رہتا۔

(فوٹوسٹیٹ: "مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت" ص: ۵۳، طبع رانیو پلڈ، از مولوی ابوالحسن علی ندوی ناظم ندوۃ العلماء)

ذیل میں مختلف "نجدی فرقوں" کے ذمہ دار علماء کی عبارات کے فوٹوسٹیٹس قارئین کے سامنے رکھے جا رہے ہیں، اب یہ فیصلہ کرنا انہیں کا کام ہے کہ یہ عقائد اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں یا الحاد کی؟ اور یہ عبارات مسلمانوں کے زبان و قلم کا گلدستہ ہیں یا دشمنانِ اسلام کی بدطینتی کا نمونہ؟۔

اس موضوع پر اگرچہ پہلے بھی رسائل موجود تھے مگر مختصر سائز میں ایک ایسے رسالہ کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی جو ودھرمن کی عبارات کے فوٹو پیش کرے اور وہ فوٹوسٹیٹ مختصر ہونے کے ساتھ برموقع چسپاں کئے ہوئے ہوں۔ مشفقی و محبی سیٹھ ابوالرضا نے اس طرف توجہ دلائی تو ان کی فرمائش کی تعمیل کرتے ہوئے یہ مختصر رقیمہ تحریر میں لایا گیا۔

۱ نجدی عقیدہ میں اللہ پاک کا جھوٹ بولنا محال نہیں یعنی ممکن ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست
پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع و القائے
آں بر ملائکہ و انبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید
از قدرت ربانی باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع و القائے آں بر مخاطبین در قدرت

فوٹو سٹیٹ یک روزہ فارسی

ترجمہ: "اگر محال سے مراد ممتنع لذاتہ ہے جو کہ قدرت الٰہی کے نیچے نہیں آتا تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ جھوٹ کی یہ قسم گذشتہ معنے کے مطابق محال ہو کیونکہ واقعہ کے برخلاف جملہ بنا لینا اور فرشتوں اور نبیوں پر اس کی وحی کرنا اللہ کی قدرت سے باہر نہیں۔ ورنہ لازم آئے کہ قدرت انسانی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو"

یکروزہ فارسی، ص: ۱۷، طبع ملتان۔ از: شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی

حوالہ ملاحظہ ہو

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا

پس اس پر طعن کرنا مولف کا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے

فوٹو سٹیٹ: براہین قاطعہ، ص: ۲، طبع ساڈھورہ۔ از: مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی
مصدقہ: مولوی رشید احمد گنگوہی

۲ نجدی عقیدہ میں تمام انبیاء ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

[illegible] پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سمجھا یہ بات محض غلط ہے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں

فوٹو سٹیٹ: تقویۃ الایمان، ص: ۱۰۴، طبع: اہل حدیث اکیڈمی، لاہور۔ از شاہ اسمٰعیل دہلوی

۳ نجدی عقیدہ میں مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا "چمار" سے زیادہ "ذلیل" ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا۔ جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی؟ اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

فوٹو سٹیٹ: تقویۃ الایمان، ص: ۴۳، طبع اہلحدیث اکیڈمی لاہور۔ از: شاہ اسمٰعیل دہلوی

۴ مگر نجدی عقیدہ میں "کافر" "چمار" کے برابر ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

تقریر بھائی سے زیادہ مرتبہ کسی کا بھی نہیں پھر جب مسلمان کے واسطے یہ بات ہے تو کافر کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ جیسے گو کھائے کو جانتے ہیں یا چوڑے چمار کو سمجھتے ہیں

فوٹو سٹیٹ: تذکیر الاخوان، ص: ۱۸۰، طبع سعید ایچ ایم کمپنی، کراچی۔ از: شاہ اسمٰعیل دہلوی

۵ نجدی مذہب میں اللہ کے سوا کسی کو ماننا جائز نہیں
(نبیوں ولیوں کو ماننے کی چھٹی۔)

حوالہ ملاحظہ ہو

(۲۹)

یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی جن یا بھوت کچھ ایذا پہنچا دے۔

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان، ص: ۲۹، طبع اہلحدیث اکیڈمی، لاہور۔ از: شاہ اسمٰعیل دہلوی

(۶) نجدی عقیدہ میں انبیاء اور اولیاء کی بڑے بھائی جیسی تعظیم کرنی چاہیے

حوالہ ملاحظہ ہو

(۱۱)

یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کی چاہیے۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زادے، پیر، شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے، ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے۔

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان، ص: ۱۱۱، طبع اہلحدیث اکیڈمی، لاہور۔ از: شاہ اسمٰعیل دہلوی

(۷) نجدی مذہب میں انبیاء اور اولیاء کی تعریف بشر سے گھٹا کر کرنی چاہیے

حوالہ ملاحظہ ہو

یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار ہی کرو اور اس بے لگام بے مہار گھوڑے کی طرح مت

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان، ص: ۱۱۵، طبع اہلحدیث اکیڈمی، لاہور۔ از: شاہ اسمٰعیل دہلوی

(۸) نجدی مذہب میں اللہ کے کسی نیک بندے کو سفارشی (شفاعت کرنے والا) سمجھنے والا ابوجہل جیسا مشرک ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

نیاز کرتے ، ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔

شرک کی حقیقت

سو سمجھنا چاہیے، شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اس کے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان، ص: ۳۲، طبع اہلحدیث اکیڈمی، لاہور۔ از شاہ اسماعیل دہلوی

(۹) نجدیوں کے نزدیک کتاب تقویۃ الایمان قرآن سے بھی بڑھ کر ہے، کیونکہ وہ اسکے گھر میں رکھنے کو بھی عین اسلام سمجھتے ہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے خود وہ کافر ہے یا فاسق بدعتی ہے

فوٹوسٹیٹ : فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۳۵۲، طبع سعید ایچ ایم کمپنی کراچی۔ از: مولوی رشید احمد گنگوہی

(۱۰) نجدی مذہب میں نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خیال لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔!

حوالہ ملاحظہ ہو

زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق

ہونے سے بڑا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چپٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

فوٹو سٹیٹ: صراط مستقیم، مترجم اردو، ص: ۱۳۶، طبع کلام کمپنی کراچی۔ از شاہ اسمٰعیل دہلوی

١١ التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ سے نجدی نماز ٹوٹ جاتی ہے

حوالہ ۱۱ ملاحظہ ہو

اس کا یہ معنی نہیں کہ ہر شخص منادی بالکسر منادی بالفتح کی شکل خیال کرے بلکہ اسی منادیٰ کو بالفاظ خطاب ذکر کرتا ہے ورنہ اگر تلفظ ایہا النبی سے تخیہ میں نماز فاسد ہو جائے گی

فوٹو سٹیٹ: بلغۃ الحیران، ص: ۲۳۷، طبع لاہور۔ از مولوی حسین علی واں بھچروی، شاگرد مولوی رشید احمد گنگوہی

١٢ نجدی مذہب میں مرزائیوں کی حمایت

حوالہ ۱۲ ملاحظہ ہو

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی پوتی مسمات زینب کا نکاح خالد سے بدون اطلاع و اجازت والد زینب کے بولایت اپنی و اجازت زینب کے کر دیا، حالانکہ زینب نابالغہ ہے، پس ایسی صورت میں نکاح صحیح و جائز تصور کیا جاوے گا یا نہیں، اور نیز زینب مذہب قادیانی رکھتی ہے، اور خالد اہل سنت والجماعت ہے تو اس نکاح میں فساد تو لاحق نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ صورت مرقومہ میں نکاح مسماۃ زینب کا والد کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر والد زینب اس نکاح کو قائم رکھے تو رہے گا، ورنہ فسخ ہو جاوے گا اور زینب کی اجازت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، کیونکہ نابالغہ ہے۔ عالمگیریہ میں ہے: ولو زوج الصغیر والصغیرۃ ابعد الاولیاء فان کان الاقرب حاضرا وھو من اھل الولایۃ توقف نکاح الابعد علی اجازتہ انتھی۔ اور زینب اگرچہ مذہب قادیانی رکھتی ہے مگر اس نکاح میں خلل نہیں آتا کیونکہ مرد عورت کو اپنے مذہب و عقیدہ میں ملا سکتا ہے بخلاف مرد کے لہٰذا چنداں مضائقہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ السید جمیل الدین جاوری الاسدی۔

پہلے مسئلہ کا جواب صحیح ہے اور دوسرے مسئلہ کا جواب تفصیل چاہتا ہے۔ یعنی جن علماء کے نزدیک قادیانی اور اس کے مذہب والے کافر ہیں ان کے نزدیک یہ نکاح فسخ ہو گیا اور جن علماء کے نزدیک مسلمان ہیں ان کے نزدیک نکاح میں خلل نہیں آیا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

کتبہ محمد بشیر عفی عنہ

سید محمد نذیر حسین

فوٹو سٹیٹ: فتاوی نذیریہ جلد: دوم، ص: ۳۸۹ طبع اہلحدیث اکادمی لاہور۔ از: مولوی نذیر حسین دہلوی

حوالہ ۱۳ ملاحظہ ہو

بعد طلوع آفتاب تا غروب نور شفق بیان کہ حاجت نور کواکب و نور قمر نیفتد ہمچنیں بعد طلوع این آفتاب نبوت تا بقاء قرآن کلام اللہ کہ از فروغ اوست و مشابہ نور شفق است حاجت نور نبوۃ دیگراں نیست۔ و میدانی کہ بعد انقطاع کلام ربانی از جہان فانی آمدن قیامت تقدیر یافتہ ورنہ بشرط بقاء عالم آں وقت اگر نبی دیگر ہم مبعوث نبود۔

منسوخ ہو جاتا ہے اور باقی نہیں رہتا جس طرح سورج نکلنے کے بعد نور شفق کے ختم ہونے تک چاند اور ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی اسی طرح اس آفتاب نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہونے کے بعد قرآن شریف کے نور

بالی رہنے تک کہ آپ کے نیازمندوں سے ہے اور نورِ شمس کے مشابہ ہے، دوسری کسی نبوت کے لئے ضرورت نہیں رہتی۔ اور آپ جانتے ہیں کہ اس دنیا سے کلام اللہ کے اٹھ جانے کے بعد قیامت کا برپا ہونا اشراط میں شامل ہے۔ وہ دنیا کے ہوتے ہوئے اگر کوئی اور نبی آئے تو مضائقہ نہیں۔

فوٹوسٹیٹ

قاسم العلوم مع اردو ترجمہ انوار النجوم یعنی مکتوبات مولوی محمد قاسم نانوتوی، بانی مدرسہ دیوبند، ص: ۵۶ طبع لاہور

حوالہ ۳ ملاحظہ ہو

ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

فوٹوسٹیٹ

تحذیر الناس ص: ۲۵ طبع مکتبہ رحیمیہ دیوبند از: قاسم العلوم والخیرات جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی، بانی مدرسہ دیوبند

(۱۳) بانی دارالعلوم دیوبند نے ختم نبوت کے قلعہ میں یہ گنجائش آخر کیوں نکالی؟

حوالہ ۱ ملاحظہ ہو

"جہاں تسبیح لے کر بیٹھا، بس ایک مصیبت ہوتی ہے، اس قدر گرانی کہ جیسے سو سو من کے پتھر کسی نے رکھ دیئے، زبان و قلب سب بستہ ہو جاتے ہیں۔"

فوٹوسٹیٹ: سوانح قاسمی ج: ۱، ص: ۲۵۸ طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ از مولوی مناظر احسن دیوبندی

حوالہ ۲ ملاحظہ ہو

اور جیسا کہ حکیم الامت سے اس موقع پر نقل کیا گیا ہے کہ حاجی صاحب نے مولانا محمد قاسم کو خطاب کر کے فرمایا کہ

"یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے، اور یہ وہ ثقل ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔"

جس کی تشریح حاجی صاحب ہی کے حوالے سے انہوں نے یہ کی ہے کہ

"تم سے یعنی مولانا محمد قاسم سے، حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے"

فوٹوسٹیٹ: سوانح قاسمی ج: ۱، ص: ۲۵۹، طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ از مولوی مناظر احسن دیوبندی

(۱۴) بانی تبلیغی جماعت، بانی دارالعلوم دیوبند کے قدم بقدم

حوالہ ملاحظہ ہو

مولانا فرمانے لگے کہ جب میں ذکر کرتا تھا تو مجھے ایک بوجھ سا محسوس ہوتا تھا۔ حضرت سے شکایت کی تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا اور مولانا محمد قاسم صاحب نے بھی شکایت حاجی صاحب سے فرمائی تو حاجی صاحب نے فرمایا کہ اللہ آپ سے کوئی کام لے گا۔

فوٹوسٹیٹ: مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص: ۵۴، طبع راچی از: مولوی ابوالحسن ندوی ناظم مدرسہ دیوبند

(۱۵) نانوتوی کے صحیح جانشین دیوبندی حضرات کے حکیم الامت کا حصہ بقدر جثہ

الامداد بابت صفر ۱۳۳۶ھ

حوالہ ملاحظہ ہو

مکتوبات عبرت

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان

سے ہی کلمہ نکلتا ہے۔ دوسرے دن یا جب بھی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے باین خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

فوٹو سٹیٹ: ماہنامہ الامداد، بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵ طبع تھانہ بھون۔ از مولوی اشرف علی تھانوی

(۱۶) اپنے کلمہ پڑھوانے کے پندرہ سال بعد حکیم الامت تھانوی صاحب کا عذرِ گناہ بدتر از گناہ

مجالس چہارم، واقعہ نمبر ۱ پھر فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ میں شیخ معین الدین کی خدمت میں حاضر تھا اور اہل صفہ بھی موجود تھے اولیاء اللہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لئے پابوسی کی

42213

آپ نے اوس کو بٹھا لیا اوس نے عرض کیا کہ میں مرید ہونے آیا ہوں فرمایا جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بیشک میں مرید کر لوں گا اوس نے کہا کہ جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ اسطرح پڑھتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک بار اس طرح پڑھ: لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ چونکہ راسخ العقیدہ تھا اوس نے فوراً پڑھ دیا خواجہ اوس سے بیعت لی اور بہت کچھ خلعت و نعمت عطا کی اور فرمایا میں نے فقط تیرا امتحان لیا تھا کہ تجھ کو مجھ سے کس قدر عقیدت ہے ورنہ میرا مقصود یہ نہ تھا کہ تجھ سے اس طرح کلمہ پڑھواؤں میں کون اور کیا چیز ہوں ایک ادنیٰ بندگان و غلامان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں حکم وہی ہے جو تو اول سے کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس بات سے تیری سچی عقیدت معلوم ہوئی اب تو میرا مرید صادق ہوا مرید کو ایسا ہی چاہئے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق و راسخ ہو۔ اشکال کیا امتحان کے لئے

کلمہ کفر کہلوانا جائز ہے۔ حل کلمہ کفر تب ہے کہ ماؤل نہ ہو اور اگر یہ تاویل کی جاوے کہ رسول سے مراد معنے لغوی ہوں اور عام ہوں بواسطہ و بلاواسطہ کو اور اس بنا پر یہ معنے ہونگے کہ چشتی اللہ تعالیٰ کا پیام رساں اور احکام کی تبلیغ کرنے والا ہے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا حدیث وارد فی المشکوٰۃ باب الوقوف بعرفۃ میں ابن مربع انصاری صحابی کا قول ہے انی رسول رسول اللہ الیکم جس میں لفظ رسول اول بمعنی لغوی ہے اور جیسے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

فرستادوں کو جو انبیاء تھے سوزبین میں مرسل فرمایا ہے تو یہ
کلمہ کفر نہیں رہتا اسی طرح اگر یہ عمل تقیہ بلیغ پر مبنی ہو جیسے ابو یوسف
او حنیفہ نہیں سب کے نزدیک مسلم ہے تب بھی کلمہ کفر نہیں رہتا

فوٹو سٹیٹ: السنۃ الجلیۃ فی الچشتیۃ العلیۃ ص: ۱۲۴-۱۲۵، طبع دہلی کلاں، مصنفہ ۱۳۵۱ھ
از: حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی

(۱۷) نجدی مذہب کا ختم نبوت پر حملہ

حوالہ ملاحظہ ہو

صراط مستقیم ۶۴ اردو

کرتے ہیں۔

ان داناؤں اور عقلمندوں پر جو کہ ذہن کی لطافت اور طبیعت کی صفائی کے باعث اس کلام کے معنی اور اس مقام کے خلاصہ تک رسائی ہے پوشیدہ نہ ہوگا کہ صدیق میں وجہ انبیاء کا پیرو اور من وجہ شریعت کا محقق ہوتا ہے۔ پس اگر صدیق زکی القلب ہوگا تو وہ مخصوص اقوال اور افعال میں خدائے تعالیٰ کی خوشنودی اور ناراضمندی کو اور مخصوص عقائد کے صحیح اور غلط ہونے اور خاص لوگوں کے عادات اور استعداد کے بھلا برا ہونے اور جزئی معاملات اور واقعات کے بگڑنے اور سدھرنے اور ان کے فروری انتظام کو اپنی طبیعت کے نور سے معلوم کر لیتا ہے

فوٹو سٹیٹ: صراط مستقیم، ص: ۶۴۔ طبع کلام کمپنی، کراچی، از شاہ اسماعیل دہلوی

ملاحظہ

پس کلیات شریعت اور احکام
دین میں اس کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہیں اور ان کا ہم استاد بھی کہہ سکتے ہیں
نیز اس کے اخذ کا طریق بھی وحی کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے جس کو شریعت کی

اصطلاح میں نفث فی الروع کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی کہتے ہیں پس ان بزرگوں اور انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں فرق صرف اتنا ہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام لوگوں کی طرف مبعوث ہوتے ہیں اور یہ بزرگ مقلدان حکومت کو قائم کرتے ہیں اور ان کو انبیاء کے ساتھ وہی نسبت ہے جو چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائیوں سے یا بیٹے بیٹوں کو اپنے باپ سے نسبت ہوا کرتی ہے کیونکہ ان کے درمیان بھی من وجہ نبوت کا علاقہ ہے اور من وجہ اخوت کا اور یہ لوگ اور تمام آدمیوں سے انبیاء کی خلافت کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں اگرچہ ظاہری تسلط ان کو نصیب نہ ہو اور اگرچہ جہلا ان کی ریاست کو نہ مانیں اور اسی معنی کو امامت اور وصایت کے ساتھ تعبیر کیا کرتے ہیں۔ اور ان کے علم کو جو بعینہ پیغمبروں کا علم ہے لیکن ظاہری وحی سے حاصل نہیں ہوا حکمت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

فوٹو سٹیٹ: صراط مستقیم مترجم اردو، ص ۶۵۔ طبع کلام کمپنی کراچی۔ از: شاہ اسمٰعیل دہلوی

(۱۸) نجدیت اور مجوسیت

جس طرح مجوسی دو خدا مانتے ہیں، ایک یزدان یعنی باری تعالیٰ۔ اور دوسرا اَھرمَن یعنی شیطان ـــــ حوالہ ملاحظہ ہو:

اَہرمن، اہریمن (ف، ا) آتش پرستوں کے عقیدے کے مطابق دو خدا ہیں۔ ایک خالق خیر ہے۔ جسے یزدان کہتے ہیں۔ دوسرا خالق شر ہے جسے اہرمن کہتے ہیں۔ شیطان ۔

فوٹو سٹیٹ: فیروز اللغات فارسی، حصہ اول، ص: ۹۴، باب الف

ایسے ہی نجدی عقیدہ میں شیطان کا علم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زائد اور شیطان کا شریک باری ہونا نص سے ثابت ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو:

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

فوٹو سٹیٹ : براہین قاطعہ ص : ۵۱ طبع سادھورہ ۔ از : علامہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی

(۱۹) نجدی توحید ، رنڈی کے نزدیک ولی کرانیوالا

حوالہ ملاحظہ ہو

ایک روز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب زید مجدہ نے دریافت کیا کہ حضرت یہ حافظ لطافت علی عرف حافظ مینڈھو شیخ پوری کیسے شخص تھے حضرت نے فرمایا "پکا کافر تھا" اور اسکے بعد مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ "ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے۔"

ایک بار ارشاد فرمایا ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایکبار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا "میاں صاحب ہم نے اس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں" میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا "بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟" اس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آئی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے" رنڈی یہ سنکر آگ ہو گئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیاہ و گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔" میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اٹھکر چلدی۔

فوٹو سٹیٹ : تذکرۃ الرشید ، جلد دوم ، ص : ۲۴۲ ، طبع کراچی ۔ از : مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی

(۲۰) نجدی مذہب میں امین وحی الٰہی جناب سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریف کو علم جمیع حیوانات و بہائم جیسے بھی

حوالہ ملاحظہ ہو

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔

فوٹو سٹیٹ : حفظ الایمان ص : ۸ ، طبع دیوبند ۔ از حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

(۲۱) [illegible] کا ایمان نہیں [illegible]

حوالہ ملاحظہ ہو

الافاضات الیومیہ ۴۷ حصہ چہارم

فیض الحسن صاحب کا قول نقل کیا کرتا ہوں کہ بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان ۔ مولانا بڑے ظریف تھے کیا لطف کی تفسیر کی۔

فوٹو سٹیٹ : الافاضات الیومیہ ، حصہ چہارم ، ص : ۴۷ ۔ ملفوظات حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی طبع ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

(۲۲) اہلحدیث مذہب میں رد رفض کی تائید میں اجماع کی مخالفت (حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ صدیق اکبر کی خلافت پر صحابہ کا اجماع منعقد ہو گیا تھا)

حوالہ ملاحظہ ہو

ضرورت شد کہ پردہ از روی اجماع کہ ہیبت و خشیت آن در دلہای خاص و عام بسیار است
برانداز یم و آنچہ در کمین بطون ست بر منصۂ شہود جلوہ گر سازیم و بعد ازاں کہ اجماع چیزی نیست

فوٹوسٹیٹ : عرف الجادی فارسی ، ص : ۳ ۔ طبع بھوپال ۔ از : ابن صدیق حسن خان نور حسن بھوپالی اہلحدیث

ترجمہ : ضرورت ہوئی کہ ہم اجماع کے چہرے سے نقاب اٹھائیں اور جو کچھ اس پردہ کے پیچھے ہے اُسے لوگوں کے سامنے لے آئیں ، کیونکہ خواص و عوام کے دل میں اس کی ہیبت اور اس کا بہت خوف جاگزیں ہے ، اس کے باوجود کہ اجماع کچھ نہیں ۔ انتہی ۔

۲۳ نجدی مذہب میں شیعیت سے تعاون

اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا ۔ از بندہ محمد یحییٰ

فوٹوسٹیٹ : فتاوی رشیدیہ ص : ۳۰۴ طبع سعید ایچ ایم کمپنی کراچی از : علامہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی

۲۴ مجبوریٔ وفا

شاہ اسمٰعیل دہلوی کو بُرا کہنے والوں کے متعلق علامہ رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی کا فتویٰ ملاحظہ ہو

ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور
ایسے مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہوتا ہے

فوٹوسٹیٹ : فتاوی رشیدیہ ص : ۳۵۲ ، طبع سعید ایچ ایم کمپنی کراچی ۔ از مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی

۲۵ نجدی عقیدہ میں گستاخی جنت کا ٹکٹ ہے

سب سے بڑے گستاخانِ الوہیت و رسالت شیطان ، فرعون ، ہامان کے تمام گناہ ماسوائے شرک کے جس نجدی میں جمع ہو جائیں وہ سب سے زیادہ بخشش پا جاتا ہے ۔

شاہ اسمٰعیل نجدی کا فتویٰ ملاحظہ ہو

یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کیے ہیں کہ فرعون بھی اس دنیا میں تھا اور ہامان بھی ، سو دیں بلکہ شیطان بھی اسی میں پھر یوں سمجھیے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں نے کیے ہیں ، سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں ، اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا ۔

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان ، ص : ۵۱ ، طبع : لاہور ۔ از شاہ اسمٰعیل دہلوی نجدی

۲۶ نجدی مذہب میں سُنّی مسلمانوں کا ذبیحہ حلال نہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

و ہمچنین ذبائح جمیع مسلمین با وجود اختلاف ملل و نحل و تباین طرائق داعیان و ذبائح اہل کتاب و دیگر کفار نزد وجود
ذبح بر بسملہ نزد اکثر ان حلال نیست حرام گشت ست اما بیکہ آن ذبح از برائے غیر خدای عز و جل بناشد و در ذبیحۂ مسلم کہ از جائے سید احمد کبیر و شیخ سدو و زین خان و جز ایشان باشد نیز حرام ست گو نزد ذبح تسمیہ کرده باشد یا وقت اکل نام خدا بر زبان گزرانند

فوٹوسٹیٹ : عرف الجادی ص : ۱۰ ، ۱۱ ۔ طبع بھوپال ۔ از : ابن صدیق حسن نور الحسن خان بھوپالی

ترجمہ اسی طرح تمام مسلمانوں کے ذبح کیے ہوئے جانور باوجود اختلاف عقائد و نظریات اور تضاد مذاہب

و آدیان کے نیز اہل کتاب اور دوسرے تمام کافروں کے ذبح کئے ہوئے جانور حلال ہیں جبکہ ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھی ہو یا (ذبح کے وقت انہوں نے بسم اللہ بھی نہ پڑھی ہو مگر) کھاتے وقت (کھانے والا بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کر دے) ایسا ذبیحہ نہ حرام ہے اور نہ پلید جب تک کہ وہ ذبح غیر خدا کی نیت سے نہ ہو ورنہ تو اس مسلمان کا ذبیحہ حرام ہے۔ جبکہ جانور حضرت سید احمد کبیر، شیخ سدو، زین خان وغیرہ کیلئے ہو۔ گو اس کے ذبح کے وقت بسم اللہ ہی پڑھی ہو یا کھاتے وقت بھی اللہ ہی کا نام لیں۔

(۲۷) نجدی مذہب کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انعام میں چادر حاصل کرنیوالے قصیدہ بردہ کے مصنف علامہ بوصیری پر شرک کا فتویٰ

حوالہ ملاحظہ ہو

قولہ : یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم [illegible]

قول اور اشتقاق [illegible] کا نام غلو ہے۔

مطلب [illegible] کسی کو اس کے مقام و مرتبے سے اونچا سمجھ [illegible]

یہ مطلب اگرچہ یہود و نصاریٰ [illegible] ان کے مانند امت مسلمہ بھی [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] کے ساتھ کیا۔

اسی طرح [illegible] شرک [illegible]

بوصیری وغیرہ کے قصیدہ [illegible] اور اس کے رسول [illegible] کی مخالفت میں اپنایا۔

فوٹوسٹیٹ : مذہبہ قرۃ عیون الموحدین
شرح کتاب التوحید محمد بن عبدالوہاب نجدی کا
مصنفہ عبدالرحمن بن حسن ساکن نجد
مترجم عطاء اللہ ثاقب
ص : ۲۷۹ ۔ طبع لاہور

(۲۸) نجدی مذہب میں روئے زمین کے سب سے بڑے کافر تمام روئے زمین کے اولیاء اللہ بالخصوص [illegible]

حوالہ ملاحظہ ہو

شیخ عبدالقادر جیلانی [illegible] تقویٰ و علم جیسی دولت سے مالا مال تھے [illegible]

بات نو یہ ہے کہ اہل شام تو ابن عربی جیسے شخص کی بدعت میں گرفتار ہو گئے [illegible]

وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھنے والوں کا امام تھا [illegible]

لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ بعض اشخاص کے متعلق بھی [illegible] عقیدہ رکھتے ہیں جیسے مصری لوگ [illegible] کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں۔

امام الدعوۃ السلفیہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت توحید سے پہلے [illegible]

[illegible]

فوٹوسٹیٹ : قرۃ عیون الموحدین
ص : ۲۸۳

(۲۹) نجدی مذہب میں شیخ مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ اور انکے ماننے والے تمام اہلسنت اور دیوبندی، اہلحدیث سب کافر

پہلی صدی ہجری۔ ایسی ذاتوں سے خالی۔

دوسری صدی ہجری۔ حضرت ابراہیم بن الادہم۔ وفات ۱۶۲ھ حضرت رابعہ بصری وفات ۱۸۵ھ۔

تیسری صدی ہجری۔ حضرت معروف کرخی۔ وفات ۲۰۰ھ۔ حضرت ذوالنون مصری۔ وفات ۲۴۵ھ حضرت سری سقطی۔ وفات ۲۵۳ھ۔ حضرت بایزید بسطامی وفات ۲۶۱ھ حضرت ابو عبداللہ ترمذی وفات ۲۸۵ھ حضرت جنید بغدادی وفات ۲۹۷ھ۔

چوتھی صدی ہجری۔ حضرت ابو بکر شبلی وفات ۳۳۴ھ

پانچویں صدی ہجری۔ حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری وفات ۴۶۵ھ حضرت ابو اسمٰعیل ہروی وفات ۴۸۱ھ

چھٹی صدی ہجری۔ حضرت امام غزالی وفات ۵۰۵ھ حضرت عبدالقادر جیلانی وفات ۵۶۱ھ حضرت احمد رفاعی وفات ۵۷۸ھ

ساتویں صدی ہجری۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری وفات ۶۳۳ھ خواجہ قطب الدین کاکی وفات ۶۳۴ھ۔ مولانا جلال الدین رومی وفات ۶۷۲ھ۔ خواجہ فرید الدین گنج شکر وفات ۶۶۴ھ

آٹھویں صدی ہجری۔ خواجہ نظام الدین اولیاء وفات ۷۲۵ھ امیر حسن بن علاء سنجری دہلوی المعروف بخواجہ حسن

نویں صدی ہجری۔ شاہ مدار وفات ۸۴۴ھ۔ شاہ مینا لکھنوی وفات ۸۸۴ھ

دسویں صدی ہجری اور گیارہویں صدی ہجری کے سنگم کا زمانہ خواجہ باقی باللہ وفات ۱۰۱۲ھ

گیارہویں صدی ہجری۔ حضرت عبدالحق محدث دہلوی وفات ۱۰۵۲ھ حضرت مجدد الف ثانی وفات ۱۰۳۴ھ

بارہویں صدی ہجری۔ شاہ عبدالرحیم وفات ۱۱۳۱ھ۔ شاہ ابو الرضا محمد وفات ۱۱۰۱ھ۔ شاہ ولی اللہ وفات ۱۱۷۶ھ

تیرھویں صدی ہجری۔ شاہ عبدالعزیز وفات ۱۲۳۹ھ۔ شاہ اسمٰعیل وفات ۱۲۴۶ھ و سید احمد شہید وفات ۱۲۴۶ھ حضرت عبداللہ غزنوی وفات ۱۲۹۸ھ

چودھویں (موجودہ صدی) ہجری۔ خاندان ولی اللّٰہی کے خدام یعنی جماعت دیوبند و بریلی و اہل حدیث۔

یہ سارے حضرات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے دین اتحاد کے علمبردار تھے اور آج جو دین اسلام کے نام اس دنیا میں پایا جاتا ہے وہ انہیں حضرات کا ایجاد کردہ ہے۔ قرآن و حدیث کے دین سے بالکل الگ، یکسر تنا دین بندگی بجائے دین خدا کے۔

فوٹوسٹیٹ : توحید خالص، پہلی قسط (گھر سے چراغ) ص : ۲۰ طبع کراچی۔ تصنیف شیخ ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی، فاضل علوم دینیہ وفاق المدارس۔

(۳۰) نجدی مذہب میں اب روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں بچا

حوالہ ملاحظہ ہو

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا دستور مقرر ہو گا جب تک ... چلا جاوے گا پھر اللہ ایک باؤ بھیجے گا کہ سب اچھے بندے جن کے دل میں تھوڑا سا بھی ایمان ہو گا مر جاویں گے اور وہی لوگ رہ جاوینگے کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں یعنی نہ اللہ کی تعظیم نہ رسول کی راہ پر چلنے کا شوق بلکہ باپ دادوں کی رسموں کی سند پکڑنے لگیں گے سو اسی طرح شرک میں پڑ جاویں گے کیونکہ اکثر پرانے باپ دادے جاہل مشرک گزرے ہیں جو کوئی ان کی راہ و رسم کی سند پکڑے آپ بھی مشرک ہو جاوے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانے میں قدیم شرک بھی رائج ہو گا سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ہو رہا ہے یعنی جیسا مسلمان لوگ اپنے پیغمبروں اور ولی امام اور شہیدوں کے ساتھ معاملہ شرک کا کرتے ہیں اسی طرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے

فوٹو سٹیٹ: تقویۃ الایمان ص: ۸۷، ۸۸ - طبع لاہور - از شاہ اسمٰعیل دہلوی

انتساب

میں اپنی اس حقیر کوشش کو

شیخ نجدی علامہ محمد بن عبد الوہاب

کے نام سے معنون کرتا ہوں

جن کی کوششوں کے وجود سے نجدیت کی تمام شاخیں پھیلیں

جو خود قتل بھی [illegible]

یہ قصہ لطیف ابھی ناتمام ہے ◎ جو کچھ بیان ہوا ہے وہ آغاز باب تھا